نصاریٰ کی اللہ تعالی اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی

شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ المتوفی سن 751ھ
ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان ص 282-284۔
پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بات معلوم ہے کہ اس امت نصاریٰ نے دو ایسی عظیم برائیوں کا ارتکاب کیا ہے، جس سے کوئی بھی عقل ومعرفت رکھنے والے راضی نہیں ہوسکتے۔

اول: مخلوق کے بارے میں غلو کرنا یہاں تک کہ اسے خالق کا شریک اور اس کا جزء بنادینا اور اس کے ساتھ ایک اور معبود بنادینا، ساتھ ہی اس بات کا انکار کیا کہ وہ اس کے بندے ہیں۔

دوم: خالق کی تنقیص کرنا اور اسے گالی دینا، اور بہت ہی غلیظ وگندی باتوں سے اسے متصف کرنا، جیسا کہ ان کا باطل گمان ہے (اور اللہ تعالی تو ان کے اس قول سے بہت پاک وبلند ہے) کہ اللہ تعالی عرش واپنی عظمت والی کرسی سے نازل ہوا اور ایک عورت کی فرج میں داخل ہوا، اور وہاں نوماہ پیشاب وخون وگندگی میں لپ پت رہا۔ پھر اس کے سبب سے رحم مادر کو نفاس لاحق ہوا، پھر جہاں سے داخل ہوا تھا وہیں سے خارج ہوا۔ نومولود بچہ تھا جو ماں کی چھاتیوں سے دودھ پیتا تھا، بچوں کے کپڑوں میں لپیٹا گیا، بستر پر لیٹا، جو روتا ہے اور بھوکا ہوتا ہے، پیاسا ہوتا ہے، بول وبراز کرتا ہے، جسے ہاتھوں اور کاندھوں پر اٹھایا جاتا ہے۔ پھر یہود نے اسے تھپڑ تک رسید کرکے اس کے ہاتھ باندھ کر اس کے چہرے پر تھوک کر بندھے ہاتھوں دھکا دیتے ہوئے کھلم کھلا سب چور ڈاکوؤں کے سامنے پھانسی پر چڑھا دیا۔ انہی کانٹوں بھرا تاج پہنا دیا، بڑی سخت اذیت کا مزہ چکھایا، یہ ہے ان کے نزدیک معبود برحق جس کے ہاتھ میں تمام جہانوں کی باگ ڈور ہے! یہ ہے ان کا معبود ومسجود!

اللہ کی قسم! یہ تو ایسی قبیح ترین گالی ہے جو ان سے پہلے انسانیت میں سے کسی نے نہ دی ہوگی اور نہ بعد میں۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا، اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا﴾ (مریم:90-91)

(قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین پھٹ پڑے، اور پہاڑ ٹل جائیں کہ انہوں نے رحمٰن کی اولاد قرار دی)

اور اس کے رسول ﷺ نے اپنے رب کی نسبت سے اسے پاک قرار دیتے ہوئے فرمایا جیسا کہ ان کے بھائی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس باطل کارد فرماتے ہوئے اپنے رب کو پاک قرار دیا تھا، فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

"شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ذَلِكَ. وَكَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ذَلِكَ. أَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ، فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَأَنَا الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ، وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ. فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي. وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ"[1]

(مجھے ابن آدم گالی دیتا ہے حالانکہ اسے یہ قطعاً زیب نہیں دیتا۔ اور ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ بھی اسے بالکل زیب نہیں دیتا۔ مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: اللہ نے اولاد اختیار کی، جبکہ میں تو احد (اکیلا)، صمد (بے نیاز) ہوں، جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا، اور میرا ہمسر بھی کوئی نہیں۔ اور مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے وہ مجھے دوبارہ اس طرح زندہ نہیں کرے گا جیسے پہلے پیدا کیا تھا، حالانکہ دوبارہ تخلیق کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل تو نہیں)۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس امت نصاریٰ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"أهينوهم، ولا تظلموهم، فلقد سبوا الله عزوجل مسبة ما سبه إياها أحد من البشر"

(ان کی اہانت کرو (یعنی ذلیل سمجھو انہیں)، البتہ ان پر ظلم نہ کرو، بے شک انہوں نے اللہ تعالی کو ایسی گالی دی ہے جو انسانیت میں سے کبھی کسی نے نہیں دی)۔

اللہ کی قسم! بت پرست لوگ باوجویکہ در حقیقت اللہ تعالی اور اس کے رسولوں علیہم السلام کے دشمن ہیں اور کفر میں سب سے بدتر ہیں مگر پھر بھی وہ اس بات سے بالکل بھی راضی نہیں کہ ان کے معبودات جو کہ شجر و حجر اور لوہا وغیرہ ہیں کو ایسے قبیح اوصاف سے متصف کریں جس سے اس امت نے رب العالمین الہ السماوات والارضین کو متصف کیا۔ ان بت پرست مشرکوں کے دلوں میں اللہ تعالی کی شان وعظمت اس سے بہت بلند ہے کہ اس قوم کے جیسے اوصاف سے بلکہ جو اس کے قریب تک بھی ہوں سے

[1] صحیح بخاری 4974۔

متصف کیا جائے۔ ان مشرکین کا شرک تو محض یہ تھا کہ وہ اللہ کی ہی مخلوق و مربوب کی عبادت اس زعم میں کرتے تھے کہ یہ انہیں اللہ تعالی کے قریب کردیں گی۔ اپنے ان معبودوں کی کسی بھی چیز کو وہ اللہ تعالی کا ہمسر، نظیر یا اس کی اولاد نہیں گردانتے تھے۔ لہذا جو لعنت اللہ تعالی کی اس قوم پر ہوئی وہ کسی اور کے مقدر میں نہیں آئی۔

اس بارے میں جو ان کا عذر ہے وہ تو ان کے اس قول سے بھی زیادہ قبیح ترین ہے کیونکہ ان کے اس اعتقاد کی اصل یہ ہے کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر مسیح علیہ الصلوۃ والسلام تک انبیاء کرام علیہم السلام کی روحیں جہنم میں ابلیس کی جیل میں تھیں، اور آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی اس ممنوعہ درخت کو کھالینے کی غلطی کی بناء پر ابراہیم، موسی، نوح، صالح وھود علیہم السلام اس جہنم کی جیل میں مبتلائے عذاب تھے۔ پھر اس کے بعد جب کبھی بھی بنی آدم میں سے کوئی فوت ہوتا تو اسے ابلیس پکڑ کر اس جیل میں بند کردیتا ان کے والد آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے گناہ کی سزا میں۔ پھر جب اللہ تعالی نے اپنی رحمت فرمانے اور انہیں اس عذاب سے نجات دلانے کا ارادہ فرمایا تو ابلیس کے خلاف ایک حیلہ سازی کی۔ پس وہ اپنی عظمت والی کرسی سے نازل ہوا۔ اور مریم علیہا السلام کے پیٹ میں جا گھسا یہاں تک کہ وہیں سے پیدا ہوا پل بڑھ کر بڑا آدمی بن گیا۔ اور پھر اسی (اللہ) نے اپنے دشمنوں یہود کو اپنے آپ کو پکڑوا دینے یہاں تک کہ سولی پر چڑھا دینے اور سر پر کانٹوں بھرا تاج سجا دینے کی توفیق دی۔ پس اس کے ذریعہ انبیاء ورسل کو نجات بخشی اور ان پر اپنی جان وخون کو فدا کردیا اور اس نے اولاد آدم کی رضا کی خاطر اپنا خون بہادیا کیونکہ آدم کا گناہ ان سب کی گردنوں میں باقی تھا۔ پس ان سب کو اس گناہ وعذاب سے نجات دلوانے کے لئے اس نے اپنے دشمنوں یہود کے ذریعہ اپنے آپ کو پھانسی دلوائی، ہاتھ پیر بندھوائے، تھپڑ کھائے وغیرہ۔ (نعوذ باللہ من ذلک)۔ الا یہ کہ جو ان کے سولی چڑھنے کا انکار کرتے ہیں یا اس بارے میں شک میں مبتلا ہیں یا کہتے ہیں کہ معبود تو ان باتوں سے پاک وبلند ہوتا ہے۔ تو ان کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ وہ بھی ابلیس کے قید خانے میں مبتلائے عذاب رہے گا یہاں تک کہ اس بات کا اقرار کرے کہ معبود برحق خود پھانسی چڑھا، تھپڑ کھائے اور ہاتھ پیر بندھوائے۔

چنانچہ انہوں نے معبود برحق کی جانب ایسی ایسی گندی باتیں منسوب کی جو ایک ذلیل ترین وپنچ ترین انسان کے لئے بھی سننے کو کوئی گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنے غلاموں یا زیردست لوگوں سے ایسا سلوک کرے، یہاں تک کہ بت پرست بھی اپنے بتوں کے لئے ایسی باتیں منسوب کرنا گستاخی خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالی کو اس بات میں بھی جھٹلایا کہ اس نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی توبہ قبول فرما کر ان کی غلطی کو معاف فرمادیا تھا۔ اور اللہ تعالی کی جانب قبیح ترین ظلم کو منسوب کیا کہ اس نے اپنے انبیاء ورسل اور اپنے اولیاء کو ان کے باپ آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی غلطی کی پاداش میں جہنم رسید کیا ہوا ہے۔ اور اس قدر جہالت پر مبنی گری ہوئی بات اللہ تعالی کی طرف منسوب کی کہ اس نے ان سب کو نجات دلوانے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں پکڑوایا یہاں تک کہ انہوں نے اسے قتل کردیا، سولی پر چڑھادیا، اس کا خون بہادیا۔ یعنی معبود برحق کے لئے اس درجہ عاجز ہونا منسوب کیا کہ وہ محض اپنی قدرت سے انہیں نجات نہیں دلا سکتا تھا کہ اسے مجبوراً شیطان کے ساتھ یہ حیلہ کرنا پڑا! اور غایت درجہ نقص کو

اس کی طرف منسوب کیا کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بیٹے کو دشمنوں کے ہاتھوں میں دے دے اور وہ جو چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں!۔

الغرض، ہم کسی امت کو اس امت سے بدتر نہیں پاتے کہ جو اپنے معبود کو ایسی گالی دے جو اس امت نے دی ہے، جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

"إنهم سبوا الله مسبة ما سبه إياها أحد من البشر"

(انہوں نے اللہ تعالی کو ایسی گالی دی ہے جیسی انسانیت میں سے کسی نے اسے گالی نہیں دی ہو گی)۔

بعض آئمہ اسلام اگر کسی صلیبی کو دیکھ لیتے تو اس سے اپنی آنکھیں پھیر لیتے، اور فرماتے:

"لا أستطيع أن أملأ عيني ممن سب إلهه ومعبوده بأقبح السب"

(میں ایسے شخص کے چہرے کو دیکھنے کی تاب نہیں رکھتا کہ جو اپنے معبود والہ کو قبیح ترین گالی دیتا ہو)۔

اسی لئے عقل مند مسلم بادشاہوں نے کہا کہ:

"إن جهاد هؤلاء واجب شرعا وعقلا، فإنهم عار على بني آدم، مفسدون للعقول والشرائع"

(ان لوگوں کے خلاف جہاد شرعاً وعقلاً واجب ہے، کیونکہ یہ بنی آدم کے لئے عار کا سبب ہیں، جو عقل وشریعت میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں)۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔